اور دوپہر کو فوجوں نے پھیلنا شروع کر دیا آخر عجب وقت کہ خدا دشمن کو
نہ دکھلائے - بالکل ایسی حالت میں ایک شاہ [illegible] مرزا کے پاس
[illegible] بیگم [illegible] بیگم اور دو خورد سال بچوں کے آیا اور کہنے لگا
بابا خدا کے واسطے ہم کو اپنے گھر میں چھپا لو سکھوں کی فوج ہمارے خون کی پیاسی ہے
ہماری تلاش میں آ رہی ہے اور ہم رات بھر کے چلے ہوئے آ رہے ہیں اگر آپ نے
پناہ دینے سے انکار کیا تو ہم کہتے ہیں اگر جان دے دیں گے کیونکہ [illegible] بجز
کوئی آسرا نہیں جس [illegible] نے اس سے یہ موت بہتر ہوگی اگر آپ کے
مذہب میں کسی بے گناہ کی جان بچانا ثواب ہے تو بچائیے ورنہ خیر

جب مرزا کا دل [illegible] سنکر لرز گیا اور اس نے بلا کسی دور اندیشی
کے بیوی بچے کے کنبے کو اپنے گھر میں داخل کر لیا اور بیوی سے کہہ دیا کہ ان
کو تہ خانہ میں چھپا کر رکھو اور [illegible] تکلیف نہ [illegible] تھوڑی دیر بعد
ہی باغی کالوں کی فوج پتہ لگاتی ہوئی محلہ میں آ گئی - اور گھروں
کی تلاشی لینی شروع کی اور مکان کے مالکوں سے پوچھنے لگے کہ یہاں
کچھ انگریز آ کر چھپے ہیں مگر کسی نے حامی نہ بھری اور نہ کسی کے گھر
میں پتہ چلا - آخر تلاش کرتے کرتے مولوی صاحب کے مکان پر
آئے اور پوچھا کہ سچ کہو تمہارے گھر میں کوئی فرنگی تو نہیں چھپا مولوی صاحب
گھبرائے کہ [illegible] یا جھوٹ بولوں آخرش ان کو شیخ سعدی کا مقولہ

"دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز"

یاد آ گیا اور سوچے کہ میں جھوٹ [illegible] گیا [illegible]
[illegible] کہا کہ اگر [illegible] مولوی کی بات کا
اعتبار نہ کرو تو میں کہتا ہوں [illegible] نہیں ہے

میر منظر علی اُن سے ملنے کو آئے اور سلسلۂ گفتگو میں یہ ذکر
بھی نکل پڑا۔

منظر علی - رسالدار صاحب اس کا مجھے افسوس ہے کہ خدا نے
آپ پر یہ فضل اب تک نہیں فرمایا کہ ایک گھر کا چراغ بھی دیتا جو بعد
میں آپ کے نام کو روشن کرتا۔

رسالدار - اُس کی حکمت وہی جانے اس میں بھی کچھ میری بہتری ہوگی
آل اولاد اگر اچھی نکل جائے تو زہے قسمت [illegible] میں ڈھکیلتی
ہے جہاں [illegible] ہے وہاں بدنام بھی تو کرتی ہے۔

منظر علی - یہ کسے خبر [illegible] بیٹے کے واسطے کرتا ہے
ممکن ہے کہ نیک نتیجہ برآمد ہو میری رائے ہے کہ آپ ایک نکاح اور کرلیں
شاید خدا کو منظور ہو کہ اس سے کوئی [illegible] مال و دولت کی جائز
وارث ہو۔

رسالدار - مشفق من میں [illegible] زیادہ بیوی کرنے کا
مخالف رہا ہوں کیونکہ دنیا میں جو تماشے اس کی بدولت دیکھے ہیں [illegible]
علاوہ میرا خیال ہے کہ [illegible] کی شرط لگا کر اجازت دی ہے
اور انصاف [illegible] ٹیڑھی [illegible] اگر انصاف نہ ہو تو دوزخ [illegible]
کا لطف آجائے گا۔

منظر علی - [illegible] کی جنگ کا ناحق خوف ہے
وہ تو غریب [illegible] کی مٹی پلید ہوتی ہے الگ الگ مکان بنوا دیجئے
تنخواہ مقرر کر دیجئے نوکر الگ جا کر الگ پھر آپ ماشاء اللہ مذہبی آدمی

باب پانچواں

رفیق و شفیق کی آمد

شان ایزدی [illegible] یا تو بیس سال تک میجر رسالدار کے کوئی
اولاد نہ ہوئی اور جب نا امید ہو کر دوسرا نکاح کیا تو دونوں بیبیوں سے ایک
ساتھ امید ظاہر ہوئی اور ایک مہینے پہلے بڑی بیگم صاحبہ سے اور
[illegible] چھوٹی بیگم صاحبہ سے فرزند تولد ہوئے۔ بڑی
صاحبہ [illegible] شفیق مرزا اور چھوٹی بیگم صاحبہ کے لڑکے کا نام رفیق مرزا
رکھا گیا۔ بڑی خوشیاں منائی گئیں [illegible] دوستوں نے
مبارکبادیاں بھیجیں۔ بڑی بیگم صاحبہ نے رسالدار پر زور دیا کہ چھٹی بڑی دھوم
دھام سے کی جائے۔ لکھنؤ اور الٰہ آباد سے طوائف اور بھانڈ بلائے
جائیں اور سارے ضلع کو پُر تکلف کھانا دیا جائے [illegible] رسالدار ایسے
صوفی منش آدمی سے کب [illegible] سکتی کہ وہ بیگم صاحبہ کے احکامات
کی تعمیل [illegible] نہیں [illegible] کئی ہزار روپیہ [illegible]
رعایا پرجا کو انعام دئے گئے برادری میں مٹھائیاں تقسیم ہوئیں پھر بھی بڑی
بیگم صاحبہ ناراض رہیں اور رسالدار صاحب [illegible] کہ
میری اس خوشی میں [illegible] دل کیوں دکھاتے
اول تو [illegible] میری [illegible] تمہارا بدھنا بھی کوئی کہنا
[illegible] خوشی مناؤ گی

بھی نہ تھے جب [illegible] رسالدار صاحب کی دونوں بیبیاں اور چھوٹی بیگم صاحبہ کی بردباری نے سب کو ہوا پر اڑا دیا اور خاطر حسب دستور چلتا رہا۔

باب چہارم

بچوں کی تعلیم

۱۹۰۵ء میں جب صوبہ متحدہ کے لفٹنٹ گورنر سر انٹونی مکڈانل نے آگرہ میں دربار کیا اور تمام اودھ اور آگرہ کے علاقہ کے تعلقہ دار مدعو کئے گئے تھے [illegible] رسالدار صاحب میجر بھی موجود تھے [illegible] صاحب نے دربار [illegible] رسالدار کو خاص طور سے بنگلہ پر بلایا اور بڑے تپاک سے ملے [illegible] اس طرح گفتگو شروع ہوئی۔

سر میکڈانل۔ ویل رسالدار میجر صاحب آپ [illegible] کر بہت خوش ہوا آپ کا ذکر اکثر صاحب لوگوں میں خاص طور [illegible] فرمائیے آپ کا بال بچہ کیا ہے کیا عمر ہے۔

رسالدار۔ حضور کے اقبال سے دو لڑکے ہیں نو برس کے قریب دونوں کی عمر ہے۔

میکڈانل۔ نو برس کے دونوں یعنی دونوں کی عمر ملا کر نو برس۔

رسالدار۔ نہیں حضور دونوں لڑکے نو نو برس کے ہیں۔

میکڈانل۔ یہ کیونکر ممکن ہے کیا دونوں توام پیدا ہوئے تھے۔

رسالدار۔ جی نہیں دونوں دو ماؤں سے ہیں۔

صاحب۔ اوہو [illegible] کہ آپ کے [illegible] بہت اچھا لڑکے پڑھتے ہیں

مولانا فضلی نے ناظم دینیات سے مولوی صاحب کی ملاقات کرائی
کالج کے کل دینیات کا نصاب بتلایا۔ مکتب کے جلسوں میں شریک کیا۔
مسجد میں لڑکوں کے ساتھ جماعت کی نماز پڑھائی۔ طلبا رسے دینیات کے سوال
کئے ڈائننگ ہال میں رسالدار میجر کو لڑکوں کے ساتھ کھانا کھلایا۔ لڑکوں نے
نماز کی حاضری [illegible] قرآن مجید کا اہتمام دکھایا۔

اب تو رسالدار صاحب حیران ہوگئے اور بھاگے ہوئے سرکلڈ انل صاحب
کے پاس گئے اور فرمایا حضور [illegible] انھوں نے مجھے دھوکا دیا تھا میں ایمان
سے کہتا ہوں کہ مسلمان بچوں کے لئے اس سے بہتر دین اور دنیات کی
درستی [illegible] والی کوئی درسگاہ نہیں ہوسکتی۔ اب تو میں اپنے دونوں لڑکوں
کو ضرور یہی داخل کراؤں گا۔ حضور مہربانی کرکے سفارش داخل کردیں صاحب
یہ سنکر بہت ہنسے اور فرمایا کہ اگر آپ واقعی اس درس گاہ کو دیکھکر خوش
ہوئے ہیں تو عملی ثبوت دیجئے اور نقد سے بات کیجئے [illegible]
سے خوش نہیں ہوتے اس پر رسالدار صاحب نے پانسو روپیہ
مسجد فنڈ میں دوسو روپیہ یونین کلب کو اور تین سو روپیہ وظیفہ فنڈ
میں [illegible] سے ضمیر پور روانہ ہوئے۔

وہاں پہنچکر دونوں لڑکوں کو کالج میں داخل کرانے کی نیت دونوں
بیویوں سے بیان کی۔ چھوٹی بیگم صاحبہ نے کہا کہ اگرچہ رفیق کی جدائی
میرے لئے [illegible] مگر میری اصلی محبت یہی ہے کہ اپنی تکلیف
کا خیال نہ کروں اور اسی میں راضی رہوں جس میں اس کی آئندہ
بہتری [illegible] ہو۔ بس میں نہایت خوشی سے آپ کے ساتھ اتفاق کرتی ہوں

رسالدار صاحب معہ اپنے دونوں لڑکوں کے کالج پہونچے - اور وارڈ میں داخل کرکے واپس ضمیمہ پور آگئے اور کل کاروبار بدستور چلنے لگے -

دونوں لڑکے برابر پڑھتے رہے اور ٹھیک پندرہویں سال میں مڈل پاس کرکے انٹرنس میں داخل ہوگئے جس وقت مڈل میں پاس ہوئے تو رسالدار کے دوستوں نے رسالدار کو مبارکبادیاں دیں اور حضور لفٹنٹ گورنر نے تار میں لکھا کہ میں اس وقت کامل خوشی کا اظہار کروں گا کہ رفیق اور شفیق دونوں اعلےٰ امتحان پاس کرکے کسی بڑے معزز عہدے پر مامور ہوں گے اور اپنی قابلیت اور خدمات سے اپنے ضلع کے فخر ثابت ہونگے -

باب آٹھواں

انتقال پر ملال

موت سب کو آنی ہے اور اس سے کوئی نہ بچیگا - اس بات کے ثابت کرنے کے واسطے نہ کسی دلیل کی ضرورت ہے نہ کسی منطق کی کیونکہ میواڑ کے پہاڑی بیل اور افریقہ کے وحشی جنگلی بھی دیکھتے ہیں کہ روز کوئی نہ کوئی ان میں کا کم ہوتا جاتا ہے مگر پھر بھی ہر ذی نفس کا یہ حال ہے کہ ہر شخص اس خیال میں مست ہے کہ موت اوروں کے واسطے ہے میرے لئے نہیں اور اگر ہے تو ابھی کس نے دیکھی جب دیکھا جائیگا ہوں گا اور بیماری سے اور ضعف

آ پہنچے تھے۔ سکون ہو گیا۔ اوسوقت دنیا پر ... لگا ... دیکھتا رہتا ہے
کہ اکثر اوس کے ملنے والوں میں سے اپنے ہنستے کھیلتے چلتے پھرتے آن کی
آن میں راہی ملک عدم ہوئے کفن کی بات کہنے کو ملک الموت نے
مہلت نہ دی۔ بعضوں کو بیماری کا بہانہ ہوا کہ فلاں سے ہیضہ کیا فلاں
کو طاعون نے دبا لیا۔ مگر ... ہوئے کہ جن کی وجہ
موت کا کوئی نام بھی نہ رکھ سکا۔

ہمارے ... مولوی حبیب مرزا جیسے خاصے اپنے گاؤں
کا دورہ کر کے آئے کہ سردی سے بخار آ گیا دوسرے روز پسلی میں درد اٹھا
حکیموں نے کئی نسخے دئے کچھ آرام نہ ہوا کا ... سول سرجن
ڈاکٹر بلائے گئے اونہوں نے نمونیا مرض کی تشخیص کی اور علاج شروع
کیا مگر ساتھ ہی رسالدار کی چھوٹی بیگم ... اگر آپ نے مجھے بلانے میں دیر
کی ایک پھیپھڑہ تو بیکار ... رہا ہے۔ اوس کی امید
کم ہے آپ لوگ باتیں کرلیں میں محرک قلب دوا دیتا ہوں جبتک زندگی
ہے رہیں گے ورنہ بظاہر تو ناامیدی ہے۔

چھوٹی بیگم نے کالج کے پرنسپل کے نام تار دلوا دیا کہ رفیق مرزا اور شفیق مرزا
دونوں کو پہلی ٹرین سے روانہ کر ... کے والد سخت علیل ہیں
تار پہونچتے ہی دونوں بھائی روانہ ہوگئے۔ اور آٹھ گھنٹے کے بعد
وطن میں داخل ہوگئے۔ رسالدار کو بھی یقین ہو گیا کہ وہ چند گھنٹے
یا ساعت ... ہیں۔ اونہوں نے استقلال سے دل مضبوط کر کے
اپنی دونوں بیبیوں اور بچوں کو بلوا کر پاس بٹھلایا اور کہنے لگے کہ
دیکھو مرنا برحق ہے اس سے کوئی بچکر کہاں جا سکتا ہے آج نہ

اُس کا بدلنا ناممکن ہے خدا نہ کرے کسی کی بد عادت عادتِ ثانی ہو چکے پھر اُس سے چھٹکارا لبِ گور تک ممکن نہیں بعض لوگ کوشش بھی کرتے ہیں کہ بُری عادت سے چھٹکارا ملے مگر جس طرح رات دن نہیں بدل سکتے اسی طرح وہ عادت بھی نہیں بدلی جاسکتی۔ بس ایسے بدبخت لوگوں کو دیکھکر یہ مثل بن گئی۔

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست   نرود جز بمرگ نتواں رست

رسالدار مرحوم کے سوئم کے روز کل عزیز اقارب ذات برادری دوست آشنا جمع ہوئے اور دنیا کے دستور کے موافق رسم ماتم پرسی ادا کرتے ہوئے دونوں بھائیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ مرنے والے کو تو خدا نے بہشت میں جگہ دی اب دنیا ہے اور آپ ہیں کچھ اس طرح سے گذر کیجئے کہ بڑوں کا نام اُسی عزت سے قائم رہے اب گئی ہوئی چیز تو آ نہیں سکتی البتہ اُس کا شکر ہے کہ وہ اپنی نشانیاں چھوڑ گئے ہیں۔ خدا نے چاہا تو کل یہ اس قابل ہو جائیں گے کہ ہم سب رسالدار مرحوم کا غم ان کو دیکھکر بھول جائیں گے اب آپ کو لازم ہے کہ ان کو بدستور تعلیم کے لئے بھجوا دیں۔

یہ کہکر سب اپنے گھروں کو رخصت ہو گئے۔ [illegible] گذر گیا گذری چھوٹی بیگم صاحبہ [illegible] سمجھایا کہ بیٹا تم غم نہ کرنا میں تمہاری دیکھ بھال کو ہر طرح [illegible] تم کل سے پڑھنے جاؤ اور اپنے پڑھنے میں مصروف [illegible]۔ وقت کم [illegible] تب سے اپنے بڑے بھائی کو تسلی کرنا۔ اب تم سمجھدار ہو دونوں ہنسی خوشی رہنا خبردار ادھر ادھر کی [illegible] مت [illegible]۔

کی ماں نے جو خط بھیجا تھا بڑی بیگم صاحبہ سے کہ شفیق کے کالج بچہ [illegible]
[illegible] سے اچھی لڑکیوں میں مل جاتے گا یہاں تم تو تھکیں دیکھکر اور بھی بڑھتا
ہے۔ بچوں کا دل نازک ہوتا ہے وہاں کھیل میں لگ کر پھول جائیں
گے۔ اب جو جواب بڑی بیگم صاحبہ کی طرف سے ملتا ہے قابل
ملاحظہ ہے۔ وہ فرماتی ہیں ۔

آگ لگے کالج میں اور جل جائے وہ علی گڑھ بجلی پڑے وہاں کے
مولویوں پر اور آنکھیں پھوٹیں وہاں کے مدرسوں کی فوج میرا بچہ اس
منحوس جگہ کی نہ دیکھے۔ اس موئے مدرسے نے تو میرا خاوند کھا لیا
اب میں پھر اپنے بچہ کو وہاں بھیجوں گی مجھے ایسے پڑھانے کی ضرورت
نہیں ہے میرے بچہ کو کھانے بھر کو بہتیرا [illegible] اپنے جوانا مرگ کو بیچ کے
وہی اسکی بھینٹ چڑھیگا۔ تجھی کو بڑی ہوس ہے تو ہی چاہتی ہے کہ
ساری خدائی کی دولت تیرے گھر میں آجاوے سو تو ہم بھلا بھیجا
ہمارا تو آرام [illegible] آگ لگے اس ماں پر۔ ماں ہے یا سانپن
کہ اس کو بچے کو الگ کرتے ہوئے رحم نہیں آتا۔ میں ہوتی تو ایسی ماں
کا منہ نہ دیکھتی ۔

نا بابا میرا گذر اس جلاد قاتل کے ساتھ ایک گھڑی نہ ہوگا۔ میری
جائداد [illegible] میں اپنے بچے کو ساتھ لیکر اپنے میکے چلی جاؤنگی
[illegible] واشاکل کل مجھے نہ ہوگی۔ میں آپ ہی اپنی جان سے
[illegible] گیا گذرا [illegible] تھی سی بچی بیٹھی ہے ۔
یہ عجیب جواب سنکر [illegible] بیگم صاحبہ نے [illegible] اور چپکے

معروف سا چھوٹی بیگم نے حصولِ ثواب کی غرض سے پانسو روپیہ یتیم خانہ حمایت [illegible] لاہور کو بھیج دیئے اور کسی قسم کا چہلم اور چھ ماہی وغیرہ نہیں منائی۔

مگر بڑی بیگم صاحبہ نے مہاجن سے پانچہزار قرض لیکر وہ دھوم دھام کا چہلم کیا کہ ساری بستی میں شور ہو گیا۔ تین روز تک پلاؤ زردہ کی دیگیں ٹھنڈی نہ ہوئیں کھانے والوں نے بڑی بیگم صاحبہ کی دل کھولکر تعریفیں کیں اور چھوٹی بیگم صاحبہ کو مکھی چوس اور منحوس کا خطاب دیا۔

چند روز بعد ہی چھ ماہی اور پھر برسی آئی اس میں بھی بڑی بیگم صاحبہ کو قرض نکلوانا پڑا کیونکہ لوگوں نے کہا کہ جب چہلم ایسی دھوم سے ہوا ہے تو چھ ماہی اور برسی اس سے بڑھکر ہونی چاہیئے۔

ادھر قرض ملنے میں کسی قسم کی دقت نہ ہوئی اشارہ پاتے ہی مہاجن اسٹامپ لیکر حاضر ہو جاتا [illegible] دو روپیہ سینکڑہ کا سود لکھکر روپیہ حوالے کرتے یہ روپیہ کارندوں کے حوالے کیا جاتا جو [illegible] کون پوچھتا کہ کیا خرچ ہوا اور کیسے ہوا۔

ابھی برسی سے فراغت ہوئی تھی کہ بڑی بیگم صاحبہ کے ہوا خواہوں نے اُن کو نیک مشورے دینے شروع کئے اور ایک روز بہت سی عورتیں بڑی بیگم صاحبہ کے مکان پر جمع ہوئیں اور یوں باتیں ہونے لگیں۔

ایک عورت۔ (بڑی بیگم سے) بوا اللہ رکھے شفیق [illegible] کچھ اس کی فکر بھی آپ کو ہے۔

بیگم صاحبہ۔ بہن کیا کہوں مجھے خود اس فکر سے رات دن نیند نہیں آتی۔

عبادی — (ہاں سچ ہے بھئی [illegible] شفیق کی بات)

دوسری [illegible]

آپ کے کنبے میں بیسیوں چاند سی بیٹیاں موجود ہیں کیا کہیں ڈھونڈنے جاتا ہے آپ نے بھلی فکر کی۔

بیگم صاحبہ۔ ارری تو کیا تم لوگوں نے مجھے ایسی ویسی سمجھ لیا ہے اب کیا میرا شفیق بے باپ کا ہے تو اس کو کوئی نظروں سے گرا دیگا کنبے میں اگر ہزار ہیں تو میرے کس کام کی۔ میں تو شفیق کی سگائی ایسے [illegible] جو اعلیٰ خاندان ہو۔ سارے گھر میں ایک ہی لڑکی ہو [illegible] ہو۔ دل کا فیاض ہو لڑکی کی ماں بھی حاتم دل ہو تاکہ شادی بیاہ میں میری طرح دل کے حوصلے نکالے لڑکی گوری چٹی اور بڑی بڑی آنکھوں والی ہو۔

تیسری عورت۔ ہاں بیگم صاحب آپ کو تو ایسی ہی بہو ملنی چاہیئے کہ جو پڑھی لکھی تمیز دار ہو اور علاقہ کا حساب کتاب دیکھ سکے۔

بیگم صاحبہ۔ چل دور۔ تو کون ہے بدشگون والی میرا بیٹا سلامت رہے بہو کیوں حساب کتاب کرنے لگی تھی۔ [illegible] پہلے ہی کے گھر میں کوئی شوخ دیدہ پڑھی لکھی عورت آوے۔

ابھی دیکھو کہ رسالدار صاحب نے پڑھی لکھی لا کر کیا بھر پایا آپ دنیا کی [illegible] بنا یا گھر اُجڑ گیا [illegible] ہوئے اب دیکھو کہ وہ پڑھی لکھی اب کیا کرتی ہے میں اس واسطے بھاگ کر اپنے بچے کو لیکر یہاں آگئی ہوں تاکہ اس کی نحوست کا اثر نہ پڑے۔

بلوی۔ (بیشک بیگم صاحبہ تعلیم ایسی بری چیز ہے۔ خوب ثبوت دیا آپ نے۔)

چوتھی عورت ۔ درست ہے نہیں کیا بیٹیوں سے نانی لڑائی ہے جو پڑھی لکھی ڈھونڈیں البتہ ناک نقشہ سے اچھی اور ہنرمند ہو۔

پانچویں عورت ۔ ہنر کی بھی ناحق کہتی ہو اللہ رکھے نوکر چاکر لونڈی غلام موجود ہیں۔ کونسا ان کو آ کر کھانا پکانا ہے یا کپڑے سینا ہے جو ہنر کی ضرورت ہو۔

راوی (ہاں سچ تو ہے جب علم بری چیز ہے تو ہنر کیوں اچھا ہے شاباش)

بیگم صاحبہ ۔ ہاں جی مجھے تو نہ علم کی ضرورت ہے نہ ہنر کی۔ میرا شفیق تو کہتا ہے اماں اگر میری دلہن گوری نہ ہوئی تو کوئے تالاب میں گر کر جان دیدونگا یا کہیں بھاگ جاؤں گا بس اسکی خوشی پوری کرنی ہے اور میری خواہش یہ ہے کہ کسی رئیس کی لڑکی اور اکلوتی ہو تاکہ میرے [illegible] مقابلہ میں وہ بھی میرے جملوں کی ٹکر جھیل سکے۔

چھٹی عورت ۔ بس بس بات اصل آپنے کہدی۔

ساتویں عورت ۔ اچھا تو میں آپ کو الہ آباد کے رئیس اعظم دھومن میاں کی نواسی کا پتہ دیتی ہوں آپ پیغام بھیجدیں وہ بھی اس قسم کے لڑکے کی تلاش میں ہیں لڑکی کا نام شفیق بانو ہے باپ تو غریب ہے مر گیا ماں زندہ ہے اور نانا کا سارا علاقہ نواسی کے نام ہونے والا ہے ماں اور نانی بڑے حوصلے والی ہیں وہ بھی کہتی ہیں کہ ہم اپنی بیٹی کو ایسی جگہ دیں گے جہاں [illegible] دو [illegible]

راوی ۔ اللہ نے ملائی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑھی۔

بیگم صاحبہ ۔ شاباش تم نے خوب پتہ دیا میں کل ہی نائی کو بھیجتی ہوں اگر [illegible]

خدا میرے سر سے یہ قرض اُتار دے پھر میں سلامت قبر میں جاؤں۔

ساتویں عورت ۔ تم جو دشمن مدعی ہو کا سکھ دیکھا [illegible] بیٹے کا عیش بھوگو۔ پوتا پوتی کھلاؤ اور اُن کا شادی بیاہ کرو۔

راوی ۔ اور پھر بڑے پوتے کا بیاہ کرو کیوں دنیا کو تمھاری ضرورت نہیں ہے؟ محفل برخاست ہوگئی اور نائی الہ آباد بھیجا گیا اور صرف نائی [illegible] یہ معاملہ طے ہوگیا اور قرار پایا کہ دو ماہ کے بعد رسم سگائی دونوں طرف سے دھوم دھام سے ادا کیجائے۔

یہ چرچے آخر رفتہ رفتہ ضمیر [illegible] پہنچے۔ [illegible] آدم پور اور ضمیر پور میں صرف ایک میل کا فاصلہ تھا اور قرابت اور رشتہ داریوں کی وجہ سے ہر روز آمد و رفت لگی رہتی تھی کہنے والوں نے چھوٹی بیگم صاحبہ کے کان میں بھی بھنک پہنچائی کہ آپ بھی رفیق میاں کی شادی بیاہ کی فکر کیجئے آپ کس بات میں کم ہیں۔ ایسی شادی ہو کہ دنیا آپ کا لوہا مان جائے مگر چھوٹی بیگم [illegible] گھرانے کی بیٹی تھی اور ایسے ماں باپ کے ہاتھوں پرورش اور ایسی استانیوں سے تعلیم پائی تھی کہ وہ [illegible] میں آنیوالی تھیں [illegible] اخبار وا [illegible] پڑھتی رہتی تھیں [illegible] نے بڑا دے [illegible] کتنے [illegible] بھیک منگوا کر چھوڑا ہے اور ایسے ہی دوست نما دشمنوں نے کتنے [illegible] کا گھر بےچراغ کر دیا۔

چھوٹی بیگم صاحبہ نے صاف کہدیا کہ مجھے نہ سگائی کی جلدی ہے اور نہ بیاہ کی جب [illegible] وقت ہوگی تو گھر بیٹھے [illegible] آجائیں گی۔ اور اگر کسی لایق نہ ہوئے تو کسی شریف [illegible] بیٹی کا جنم بگاڑ کر کیوں بد دعا لوں شادی بیاہ دنیا کے معمولی [illegible] جنگل کے وحشی اور [illegible] کے گنوار بھی [illegible]

پہ تسکین ہے اس کا یہی وقت ہے جو بڑا ہمیں ہے ہم نہیں چاہتی کہ کوئی
اس معاملہ میں مجھ سے تحریک کرے۔

یہ جواب پاکر کہنے والی چپ ہو گئیں اور پھر کسی نے گفتگو نہ کی

باب دسواں

شفیق مرزا کی منگنی

بڑی بیگم کو کب چین تھا سنتے ہی ہفتہ بھر کے اندر اندر منگنی کی تیاریاں کر ڈالیں
کاروندوں کو حکم دیا کہ جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو بے تکلف خزانہ سے لیا جائے
اور منگنی بھی اس کروفر سے کیجائے کہ بیٹی والے کی آنکھیں کھل جائیں۔
چنانچہ سنار علاقہ بھر کے پکڑ کر بلائے گئے کہ چڑھاوے کا زیور گھڑا جائے
درزیوں کا ایک مجمع کھول دیا گیا کہ لڑکی کے واسطے ایسا بھاری جوڑا تیار کریں
کہ کسی رئیس کی شادی میں نہ دیا گیا ہو چند معتمد خاص بنارس اور دہلی
گئے کہ جوڑے کے مصالحہ خرید کر لاویں کانپور کے حلوائی کو کئی ہزار من
مٹھائی کی سائی دی گئی۔

خلاصہ یہ کہ ایک بڑی جماعت کل تیاریاں کر کے شفیق مرزا کے
الہ آباد پہنچی شگون کی رسم ادا ہوئی اور لڑکی والے نے ایک سو ایک اشرفیاں
اور ایک جوڑا اور ایک ہیرے کی انگشتری دے کر رخصت کیا اور سب کامیابی

کے ساتھ واپس آ گئے اور یہاں [illegible] اور [illegible] لڈو تقسیم کرائے اور نائی دھوبی بھنگی سب [illegible] لڈو [illegible] تقسیم کیا۔

جب برادری کی عورتیں مبارکبادی کی غرض سے جمع ہوئیں تو بڑی بیگم نے سب سے یہ فخریہ کہا کہ میں تو سنتی تھی کہ ہمارے سمدھیانے والے بڑے دا[illegible] مگر انہوں نے تو بسم اللہ غلط کی سو اشرفیاں میرے بچے کو سلامتی میں دیں کیا وہ اسی لائق تھا میں ہوتی تو اسی وقت بچے پر قربان کر کے ڈومنی کو دے دیتی انہوں نے مجھے حقیر جانا اچھا ابھی کیا ہوا ہے کل اللہ رکھے بیاہ میں مزا بتاؤں گی اگر چڑے ناک نہ کاٹوں تو میرا نام نہیں قسمت کی بات ہے کہ موئے کنگلوں [illegible] بڑا ہے سب بوت کے پاؤں پالنے میں نظر آ گئے۔ جب انہوں [illegible] دھول اڑائی تو آگے کیا کریں گے۔

عورتوں نے بیگم صاحب کی فیاضی کی تعریف کی اور تسلی کی کہ آپ افسوس نہ کریں آپ کو نہ کسی سے کام ہے [illegible] دولت کی آپ بھوکی تھوڑی ہیں جس سے بڑی بیگم [illegible] ہوا اور بات [illegible] تھی تاہم یہ ضرور ہوا کہ لگانے والوں نے بیگم صاحبہ کے یہ الفاظ کچھ اور چاشنی لگا کر ان کے [illegible] پہنچا دئے اور وہاں کے کیمپ میں بھی چنگاری پڑ گئی کیونکہ وہ پارٹی بھی قریب قریب اسی کلاس کی تھی لڑکی کی ماں نے فوراً ہی ایک خط لکھکر ڈاک میں ڈلوا ہی تو دیا جو بجنسہ درج ہے۔

خط

[illegible]

بس خوب ہی زہر اگلا ہے تم نے سمجھے کنگال فقیرنی تھا اور میں نے جو سلامی داماد
کو دی تھی تم نے اس کو بڑی ذلت کی نگاہ سے دیکھا سو درست ہے ہم تو غریب
آدمی ہیں یا جو مقدور تھا دیا آپ کی امیری ہمارے کس کام کی مگر یہ میری سمجھ میں
نہ آیا کہ آخر دنیا میں کیا ہوتا ہے کیا کوئی لڑکے کے ساتھ سارا گھر اٹھا کر دے دیتا
ہے میں نے جو کچھ کیا دنیا کی طرح کیا اب آپ کی نظروں میں نہ آوے تو اس کا
کیا علاج اور ہاں میں نے یہ بھی سنا ہے کہ آپ یہ بھی کہتی ہیں کہ بیاہ دیں میری
ناک کاٹ دیں گی سو ٹھیک ہے میں آپ کو خدا اور رسولؐ کی اور دین و ایمان کی
قسم دلا کر کہتی ہوں کہ کچھ اٹھا نہ رکھنا میں بھی ایک اصل کی ہوں گی تو آپ کے
مزا بتانے کا مزا بتا دوں گی۔ میں بھی اپنے نام کی ہوں مجھے کچھ ایسی ویسی
نہ سمجھنا میں نے بھی لاکھ کا گھر خاک میں ملا دیا ہے آپ اپنی جائداد پر اترائی جاتی
ہیں میرے باپ نے اس سے دونے علاقہ کو ذرا کے ذرا میں ایک طوائف
کے نذر کر دیا اب میں غریب ہو گئی تو کیا ہوا سو خیر مرا ہاتھی ٹیلے برابر ہوتا ہے۔
لاکھ گئی گذری ہوں تو کیا تم سے ناک کٹاؤں گی آپ کوئی حوصلہ دل میں نہ
رکھنا اور جس طرح چاہیں نمٹ لینا۔

راقمہ۔ آپ کی (.........)

یہ خط جب بڑی بیگم کے سامنے پڑھا گیا اونکے غصہ کا تھرما میٹر انتہائی
درجہ پہنچ گیا کہتی تھیں اگر خط کی راقمہ روبرو ہوتیں تو بوٹیاں نوچ کر کھا جاتیں۔
آخر یہ طے ہوا کہ شادی کی تیاریاں اس بڑے پیمانہ پر کی جائیں کہ لڑکی والے
شرما جائیں اور یہی فتح کی نشانی مانی جائے بڑھاوے والوں نے بڑھاوے
شروع کئے اگرچہ سو میں ایک آدھ ایسے بھی تھے جو کہنے لگے کہ
بیگم صاحبہ کسی بہکانے سننے میں نہ آئیے اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائیے

تو زمانہ نازک ہے وہ خیال [illegible] کچھ کام دولہا دولہن سے پڑے گا۔ دو روز کی واہ واہ ہمیشہ کی دکھن میں ڈالے گی تم تو جس خدا کے نزدیک ہو گی تمہارے بیٹے پوتے تمہیں یاد کریں گے کہ ہماری ماں ایسی تھی کہ ہمیں مصیبت میں ڈال گئی مگر بڑی بیگم صاحبہ کا جواب ہے وہ بھی سننے کے قابل ہے" آپ فرماتی ہیں چل دور بڑی ناصح بن کر آئی ہے میرے پہلے پہل کا کام ہے اسی میں میرا حوصلہ نہ نکلے گا تو پھر کب۔ میرے اور دو چار بیٹے ہیں جن کے واسطے اٹھا رکھوں گی میں ایسی نصیحت کرنے والوں کو اپنا دشمن سمجھتی ہوں جو مجھے تنگ دستی سکھلاویں۔

مجھ [illegible] اور دریا دلی دکھلاؤ اگر چاہے کل کی جاتی [illegible] کی نوک سے شفیق کی تقدیر میں ہے تو ضرور رہے گی آخر ان کے باپ کو بھی تو چھپر پھاڑ کر ملی تھی سب اپنی اپنی تقدیر لے کر آتے ہیں خرچ بھی وہی کرتے ہیں جن کی قسمت میں ہوتا ہے۔ ورنہ جمع کر کے چھوڑ جاتے ہیں اور شوم کا مال دوسرے ہی کھاتے ہیں سخیوں کے گھر ہمیشہ دوالا رہتا ہے۔ دیکھو دولت اللہ کا بیل ہے نام [illegible] آتی جاتی چھاؤں ہے یہ تو [illegible] جس کے پاس [illegible] ہزاروں تالے لگا کر رکھوا لاکھ بیٹھ کر اس کی نگرانی کرو میں صاف کہے دیتی ہوں کہ جو مجھے ایسی صلاح دینے آوے وہ میرے گھر نہ آوے چلو چھٹی ہوئی اب کس کی مجال ہے جو ایک حرف زبان سے نکال سکے۔

ہماری بیگم صاحبہ نے شادی کی تیاری کر دی۔ کیونکہ آج سے گیارہ ماہ [illegible] شادی ہے الہ آباد لکھ دیا کہ تم بھی تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ بغیر تمہارے

جاتے ہیں اور شرارت سے ان سب کو ترتیب دے کر تعمیل میں ڈلوا دیتے
ہیں اگر کوئی بھلا آدمی ان کو سمجھاتا ہے کہ ان حرکات سے باز آؤ تو آپ
کی آبرو اور فریق ثانی کی آبرو ایک سی ہے۔ تو جواب دیتے ہیں کہ وہ بات کا
مہر کا جھگڑا ہم کو بھولا نہیں۔ ہم نے بارہا [illegible] کہ نکاح ہو جائے تو پھر
مزا چکھائیں۔

قصہ مختصر ان شیطانی حرکات اور وحشیانہ کارروائی میں اسقدر
ترقی ہوئی کہ لڑکی والے بگڑ گئے اور صاف کہدیا کہ تم وحشیانی اعلیٰ درجہ
کے پاجی ہو [illegible] ہم لوگ تم سے رشتہ قرابت کرنا اپنی بدقسمتی خیال
کر کے توبہ کرتے ہیں۔ اور تم کو حکم دیتے ہیں کہ تین گھنٹے کے اندر ہمارا
گھر [illegible] کر دو۔ ورنہ دوسری کارروائی باضابطہ کی جاوے گی اب تو
کھلبلی پڑ گئی۔ بہت سے بگڑے دل بوریا بدھنا لے کر یہاں پہنچ گئے
کئی [illegible] سرائے [illegible] میں جا پڑے۔ اونھوں نے دھمکی دی
کہ لاؤ لڑکی رخصت کر دو۔ مگر اون کو [illegible] اب لڑکی والوں
نے رہے سہے ہوش اور بھی اڑا دئے۔ وہ کیا فرماتے ہیں۔ کس کی
لڑکی اور کہاں کے تم۔ اس بھروسے مت رہنا لڑکی کا نکاح کسی بھلے
آدمی سے کل کر دیا جائے گا۔ ابھی نکاح کب ہوا ہے۔ اگر تم کو کچھ کرنا
ہے تو جا کر کر لینا۔ عدالت کا دروازہ [illegible]

آخر یہ ہوا کہ لڑکی والوں میں سے ایک سنجیدہ اور مسن شخص نے
آہستہ سے پارٹی کو سمجھایا کہ [illegible] کیا رکھا ہے۔ کہیں الٹی آفت
گلے نہ پڑے۔ عدالت کا [illegible] ہے خدا جانے کس کروٹ اونٹ بیٹھے
الہ آباد والے ہائی کورٹ کے بھروسے ہیں اور اس طرف کا بچہ بچہ قانونی

چوہا ہے۔ اگر یہ چاہیں [illegible] کردیں ورنہ نکاح نہیں ہوا آج کل
یہ کونسی مشکل بات ہے۔ روپیہ اور رسوخ چاہئے۔ جسکو چاہو جھوٹا۔ اور
جس کو چاہو سچا بنا ڈالو۔

ہماری ہندوستانی دیانت داری سلامت ہے تو انصاف کی کیا مجال
ہے جو کمرہ عدالت کے گرد پھٹک [illegible] عدالت کے جج اور سرکار کی
کوشش کیا کرسکتی ہے۔ جب تک ہندوستانی بھائی نہ سمجھیں کہ دیانت اور
خیانت [illegible] کیا فرق ہے اس سے بہتر ہے کہ معاملہ کو دیا [illegible] اور
رشوت [illegible] کیا جائے۔

[illegible] آدمی سمجھ گئے اور بڑی منت وسماجت سے بھڑکی ہوئی
آگ [illegible] آگیا۔ اور خدا خدا کرکے لڑکی والے رضامند ہوئے اور
[illegible] کی رسم [illegible] بڑی افسردگی اور اداسی کے ساتھ برات واپس
ہوئی۔ بہرحال شفیق میاں کی شادی اور بڑی بیگم کی دیرینہ آرزو برآئی۔

کی نذر ہوا۔ کہیں گاؤں رہن رکھ دیے گئے اور کتنوں پر طوائفوں کے نام چڑھ گئے
قرض [illegible] سے خوب سود کے گھوڑے دوڑائے اور ایک ایک
کے چار چار بنا کر ساری جائداد اور باغات حویلی برتن بھانڈے تک قرق
کرالئے گئے اور تین ہی سال کے اندر اندر بڑی بیگم صاحبہ اور ان کے صاحبزادے
شفیق مرزا کو فقیر کر کے چھوڑ دیا۔

اب بڑی بیگم صاحبہ کا یہ حال ہے کہ لوگوں کی سلائی کر کے پیٹ پالتی
ہیں۔ اور مرزا صاحب کچوڑی مل کے مکان پر سات [illegible] کی چوکیداری
کا کام کرتے ہیں۔

لوگوں کو تعجب [illegible] بیگم صاحبہ کی غیرت سے کیسے برداشت ہوا کہ
انہوں نے اپنے خون کو اِن حالتوں [illegible] پسند کیا مگر کیا علاج تھا
جب انہوں نے سنا کہ گاؤں ایک ایک نیلام پر چڑھ رہے ہیں [illegible]
کر کے بڑی بیگم صاحبہ [illegible] کہ اب بھی ہوش میں آ [illegible] قدر
روپیہ ہو مجھ سے قرض لیکر ادا کر دو۔ اور جائداد [illegible] کے ماں بیٹے
کی گذر کے لائق مجھ سے تنخواہ مقرر کرالو۔ مگر وہاں [illegible] کو
کھا [illegible] مگر تجھے نہ دوں [illegible] مگر تجھ ایسی منحوس کی شکل
دیکھنا منظور ہے۔

رفیق مرزا کو جب خبر [illegible] سر پیٹا نواب [illegible] گورنر
سر لاٹوش [illegible] مگر ایک
کارگر نہ ہوئی [illegible] قسمت کی شکل میں ہونا

کر کے دنیا سے چل بسے اور قصہ تمام ہو گیا۔

باب بارہواں

ضمیر پور کی حالات

قبل اس کے کہ ناظرین مرحوم رسالدار بیجر کے دوسرے قبیلے کے حالات سنیں مناسب ہے کہ اون کو ایک نظر ضمیر پور کی عام حالت بتلا دی جائے کیونکہ ضمیر پور ایک پورانہ قصبہ ہے۔ مغلیہ خاندان شاہی کی اولاد اس میں آباد ہے۔ رسالدار کا دور دورہ کل غدر سے ہوا ہے ورنہ قریب قریب کل آبادی کسی زمانہ میں بڑے بڑے علاقے اور جائداد کی مالک تھی چنانچہ اس بگڑے ہوئے وقت میں بھی ہر شخص چند بیگھوں زمین کا مالک ضرور ہے۔

شاہی زمانہ کا ذکر ہی کیا ضمیر پور کا بچہ بچہ جاگیردار ہونے کے علاوہ سلطنت کے معزز عہدوں پر مامور تھا اور [illegible] اعلیٰ دماغی میں علم و فن کی [illegible] قابلیت اور اعلیٰ دماغی کے سارٹیفکٹ کے لئے یہ کافی تھا کہ ضمیر پوری اپنے نام کے ساتھ لکھدے کیونکہ اس ذرا سے قصبہ میں بیسیوں عالم بیجاسوں فقیہ طبیب اور ہنر مند [illegible] تھے یہی وجہ تھی کہ شاہی دربار میں اس گانوں کو ایک [illegible] بہ ملا ہوا تھا اور اگر اس مقام کا کوئی شخص زنگ آلود تلوار باندھے ہوئے چرمی میان میں رکھکر شاہ وقت کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا تو فوج کی کرنیلی اس کے واسطے تیار رہتی تھی

ہو چلی تھی بڑے بڑے علاقے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ گئے تھے اور وہ پہلی سی امارت نہیں رہی تھی تاہم یہ وقت بھی ضمیر پور والوں کے لئے بمقابلہ تغیر زمانہ بُرا نہ تھا - اور اس قصبہ کے باشندے انگریزی سرکار کے بڑے بڑے عہدوں پر مامور تھے کیونکہ سرکار کا دفتر آغاز میں فارسی زبان میں تھا - اور بعد میں اُردو ہو گیا اور ضمیر پور علم و ہنر کا [illegible] محلہ محلہ میں مکتب تھے ہر شخص اپنے بچہ کو جاہل دیکھنے سے یہ بہتر سمجھتا تھا کہ مرا ہوا دیکھے -

بس یہی خانگی مکتب [illegible] یونیورسٹی تھے کیسا ہی گیا گذرا غبی اور کُند ذہن لڑکا ہو گا - مارکوٹ کر کریما - مامقیما - آمدنامہ - دستور الصبیان گلستاں - بوستاں ختم کر ہی لیتا تھا - اور فارسی کا خط درست کر لیتا تھا چلو چھٹی ہوئی - بس یہی ایم اے کی ڈگری تھی -

وہاں سے نکلتے ہی اگر جا کر کسی تحصیل میں محرری بھی مل جاتی تھی تو اوس سرزمین کی ذہانت کے سبب رفتہ رفتہ تحصیلداری اور صدر اعلیٰ کے عہدوں پر پہنچ جاتا تھا - اگر کوئی شخص پولس کے کانسٹبلوں میں بھی جا کر بھرتی ہو گیا تو چند ہی روز میں محرر اور ہیڈ کانسٹبل اور سب انسپکٹر اور انسپکٹر کے درجہ پر پہنچا ہوا سنا جاتا تھا - اور اسی طریق سے اس گاؤں کے [illegible] اشخاص سرکاری عہدوں پر مامور تھے اور اون کی وجہ سے قصبہ کی [illegible] خوشحالی میں فرق نہ آنے پایا -

مگر اس قصبہ کے لئے تیس سال کے بعد زمانہ کا ایک دور آیا کہ جسنے [illegible] سے کایا پلٹ دی اور نقشہ بدل گیا [illegible] علم و فضل کی جگہ جہالت نے لی اور [illegible] اور خوش حالی کے بدلے مفلسی اور [illegible]

[illegible]

کیونکہ وہاں کے باشندوں سے پوچھا جائے تو بجز قسمت کے رونے کے وہ کچھ نہ بتا سکیں گے۔ یا زمانہ کی نیرنگیوں اور آسمان کی کجرفتاری کے ظلم و ستم کے ثبوت میں شاعروں کے اشعار پیش کرینگے مگر زمانہ شناسوں نے پتہ پا لیا ہے کہ جو کچھ بھی ہے سب اپنے ہی ہاتھوں کے کرتوت ہیں۔

زمانہ بدل گیا اور غیر معمولی طریقہ سے اوس میں بتدریج تغیر ہوتا رہا مگر ضمیرپور والے پرانے خواب دیکھتے رہے۔ وہ سمجھے کہ ہماری یہ حالت ہمیشہ یہی رہے گی۔ سرکار انگریزی علوم جدید اور انگریزی زبان کا رواج ملک میں بڑھاتی رہی۔ جگہہ جگہہ اسکول کھلنے لگے۔ دوراندیش اور زمانہ شناس قوموں نے شوق سے خیر مقدم کیا۔ اور اُن کا یہی حال رہا کہ سرکاری تعلیم سے دور بھاگتے رہے اور وہی اپنے مکتبوں کے کولھوں میں آنکھ بند کر کے بیجوں کو پیلتے رہے اور اولاد باپ دادوں کے اندوختہ سے لطف اوٹھاتی رہی۔

چند روز تک مجلس مشاعرہ، قوالیاں، پتنگ بازی کا دور دورہ قایم رہا اور وضع کے پابند لکیر کو پیٹتے رہے۔ مگر کاغذ کی ناؤ کب تک تیرتی۔ بس ایک نسل تیار ہوئی کہ نقشہ بدلا۔

پرانے عہدہ داروں کو سرکار نے پنشن دینی شروع کی اور اُن کی جگہہ انگریزی پاس شدہ بھرتی کرنے شروع کئے اور چند ہی روز میں یہ نوبت ہوئی کہ ضمیرپور کا کوئی فرد کسی معزز عہدہ سرکاری پر نہ رہا۔ اگرچہ اس ناعاقبت اندیشی کی وبا سارے ملک میں مسلمانوں پر پھیلی۔ مگر ضمیرپور کے حضرات کی حالت خاص طور سے بگڑی۔ کیونکہ آبائی پیشہ اور

اس قصبہ کی حالت جو ہوئی اوس کو بالتشریح مگر باختصار بیان
کرنا ضرور ہے۔

افلاس کی گھر گھر دہائی ہے۔ اکثر لوگ پردیس میں چھوٹی چھوٹی نوکریوں
پر پڑے ہوئے ہیں جس میں نہ اون کی گذر ہوتی ہے اور نہ بال بچوں کی۔
چھوٹے چھوٹے بچے اور بیوی اکیلے گھر میں پڑے ہوئے ہیں اور اکثر
اوقات ایک وقت کھانا کھا کر گذر اوقات کرتے ہیں۔

سارے قصبہ میں مشکل سے ایک آدھ گھر ہوگا جو گیہوں کی روٹی عید
بقرعید کے علاوہ کبھی کھاتا ہو۔ ورنہ موٹے سے موٹا اور سستے سے
سستا اناج عام طور سے کھایا جاتا ہے پھر بھی غریبوں کی گذر نہیں ہوتی۔
لڑکوں کو دیکھو کہ جنگل میں بکریاں چراتے اور آوارہ پھرتے ہیں کیوں کہ
رہے سہے رفتہ رفتہ وہ مکاتب بھی بند ہوگئے اور ہونا چاہیے تھا۔
کیونکہ پچھلے پڑھانے والے دنیا سے اٹھ گئے اور نئے پیدا نہ ہوئے
وہ بچے جن کے پردادا شاہی دربار میں شامل ہونے کی عزت رکھتے
تھے [illegible] جن کے دادا انگریزی سلطنت میں صدر الصدور اور
فوجوں میں کرنیل تھے آج لنگوٹی لگائے ننگے سر ننگے پیر گلیوں میں مارے
مارے پھر رہے ہیں۔

تعلیم گئی، زراعت گئی، اب اخلاق و عدالت کا کیا پوچھنا ہے۔ ساری
خدائی کے عیب اُن میں آن بھرے۔ دو آنے کے پیسے اور ایک وقت
کا کھانا دو گے جتنے چاہو جھوٹے گواہ عدالت میں قرآن اوٹھانے والے
موجود۔ پانچ روپے کا اگر لالچ دیا جائے تو کئی ایسے ملیں گے جس پہلے

ایسے بھی ملیں گے جو بجائے اس کے کہ .... دینے کسی کو قتل کر دیں جو پیٹ بھر کر .... وقت کھاتے ہیں وہ غرور اور رعونت سے زمیں پر پاؤں نہیں رکھتے اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی تو کجا اون کی ذلت اور رسوائی سے خوش ہوتے ہیں اور ہمیشہ اس فکر میں ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی ہمارے برابر ہو جائے جو خستہ حال ہیں اون کے قلب کی حالت اور بھی خراب ہے حسد کی آگ سے سینے بھنے جاتے ہیں اور بجائے اس خواہش کے کہ وہ بھی ترقی کریں .... کہ کاش اُن کے بس میں ہوتا کہ بلندی پر چڑھے .... کو گھسیٹ کر پستی کے گڑھے میں لا ڈالیں۔ اور اپنے برابر دیکھ لیں اگر کسی کے گھر میں اتفاق سے سو دو سو کا زیور ہے تو اوس غریب کو رات بھر پہرہ دینا پڑے گا۔ چونکہ رات بھر اوس کے مکان کے گرد چوروں کا چکر رہے گا۔ چور بھی کون وہی بھائی بند جن کو پولیس سے گرفتار کرانا بھی آسان کام نہیں۔

جو بچے بچائے ایک آدھ مولوی .... باقی ہیں اون کا یہ حال ہے کہ مسجد کے حجروں اور گھروں کے کونے میں .... اور اون کی اصلاح تو درکنار وہ اسی کو بڑی بات سمجھتے ہیں کہ ان حضرات کے اخلاق کا اثر کہیں ان بزرگوں کو بھی نہ لے ڈوبے گویا ان کی حالت بالکل ایسی ہے جیسے ایک ڈاکٹر پلیگ کے مریض سے بھاگتا ہے۔ کیونکہ وہ یقین کر چکا ہے کہ مریض کو تو مرنا ہی ہے اگر میں اسکے پاس جاؤں گا تو سوائے اس کے کہ میں بھی مرض کے جراثیم اپنے کپڑوں میں لگا لاؤں گا اور خود اس مرض میں مبتلا ہو جاؤں گا۔

اور کچھہ نتیجہ نہ ہوگا۔

رسّی جل چکی ہے مگر بل بدستور موجود ہیں۔ سمجھتے ہیں بڑوں کی بڑائی
اور دولت کا گھمنڈ باقی ہے۔ اگر کسی بھائی کو جو پردیس میں کسی اچھی
جگھہ ملازم ہے اور اس کے دل میں ہمدردی جوش مارتی ہے اور وہ
چاہتا ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ سلوک کرے تو یہ بھی ناممکن
ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ کسی کام کے نہیں رہے محنت اور جفاکشی
کے کام اُن سے ہوتے نہیں۔ آرام کی قابلیت نہیں پھر نبھے تو کیونکر
نبھے۔ بڑوں کے برابر بننے کا شوق اور بڑائی کا سامان نہ رکھنا یہ اور بھی
ستم جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی سمجھدار اس خیال کو پاس آنے نہیں دیتا
نہ وہ کچھہ اپنے بھائیوں کے ساتھ سلوک کرسکتا ہے۔

تجارت اور محنت سے نفرت بدستور ہے اگر ان میں ایک آدھ من چلا
ہمت کرکے [illegible] اس کوچہ میں قدم رکھتا ہے تو منہ کے بل ٹھوکر کھا کر گرتا ہے
حساب کتاب سے ناواقف اور تن آسانی کی عادت۔ پھر [illegible] چلے
تو کیونکر وہاں کفایت شعاری کی ضرورت یہ فضول خرچ وہاں فروتنی کا کام
یہاں اکڑبازی کا۔

آخر یہ ہوتا ہے کہ چند ہی روز میں دوکان پھکتی پھرتی ہے اور دوسروں کو
پھ[illegible] ہوتا کہ اس کا نام بھی لیں۔ زراعت اور کاشتکاری
تو اوں سے ک[illegible] ہے جبکہ وہاں بالکل جفاکشی کی ضرورت ہے
حرفت سے تو [illegible] نفرت [illegible] چاہیئے ہی۔ کیونکہ یہ شریف ہیں اوس کا
نام ان کے لغت میں رذالت ہے چاہے وہ مست ہوں۔ اب رزق کا
دروازہ کونسا کھلا [illegible] تو کام

کا کیا ذکر ہے ۔ صبح کی روٹی کی فکر کے مارے عشا کی نماز میں بھی کس کا لگ سکتا ہے دو چار مسجدیں بڑوں کی بنائی ہوئی کھڑی ہیں مگر ان کی دیواروں کے سینے اپنے بانیوں کے غم سے شق ہیں اور ان کی چھتیں قصبہ کی قسمت پر دل کھول کر آنسو بہاتی ہیں ۔ موجودہ نسل نے اگر بڑا تیر مارا تو دو چار دس بیس نے جمعہ کی نماز پڑھ لی مگر اس عبادت کا یہ فخر اور یہ غرور کہ اپنے سے زیادہ کسی عابد اور زاہد کی حقیقت نہیں جانتے ۔

بعض ایسے خراب ہو رہے ہیں کہ بغض حسد کینہ عداوت غیبت کو وہ عیب نہیں جانتے ۔ ایک شخص روبرو موجود ہے منہ پر تعریف ہو رہی ہے اور احسانوں کا اعتراف ہو رہا ہے اور وہ ذرا اوجھل کر سامنے سے ہٹا اور ہزاروں گالیاں پڑ رہی ہیں ۔ کسی گروہ کسی سوسائٹی میں جا کر بیٹھو بجز ... غیبت کے کوئی ذکر نہ ہوگا جن کے مردوں کی ایسی حالت ... کی حالت کیسے درست ہو سکتی ہے ان کے دماغ تو وہی شاہی تھے اس لئے کپڑوں کے تراش خراش اور فیشن کا شوق تو بدستور تھا اور جبر ... سے بنتا تھا ۔ لکیر کو نہ چھوڑتی تھیں ۔ شادی بیاہ میں ... کے دموں کی رونق تھی ۔ ان ہی کی فرمایش سے چند بیگھہ زمین جو کسی کی باقی رہ گئی تھی رہن رکھی جاتی تھی ۔ مردوں پر اس قدر ان کا رعب غالب تھا کہ بعض غریب اگر کسی رسم کی اصلاح کرنا چاہتے تو نہ کر سکتے تھے ۔

لڑائی جھگڑے تو عموماً دنیا کی عورتوں میں اکثر زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر ضمیر پور کی عورتیں ایک باقاعدہ جنگ لڑتی تھیں اور اس کثرت سے لڑائیاں ہوتی تھیں، کہ اس چھوٹے سے قصبہ میں روزانہ ایسی تین چار باقاعدہ جنگوں کا اوسط ہو جاتا تھا۔

باقاعدہ جنگ کی تشریح یہ ہے۔

ایک عورت اپنے بالاخانہ پر گئی دوسری سے بات کرنے لگی بات کی بات میں تو تڑاق کی نوبت آئی اب اس کا اسقدر طول کھچا کہ صبح سے شام ہو گئی۔

برابر سوال و جواب ہو رہے ہیں اور دونوں کے گھر کے کام کاج بند ہیں اس جنگ میں وہ فصاحت خرچ ہوتی ہے کہ دیہات کے گنوار بھی سنکر کانوں میں انگلیاں دیتے ہیں۔

بانی بی کر کوستا دودھ و پانی کی لڑائی شاید یہیں سے ضرب المثل ہوئی ہے کیونکہ یہاں کی عورتیں جب لڑتے لڑتے تھک جاتی ہیں تو پانی پینے یا تمباکو کھانے کے حیلے سے چپ ہو جاتی ہیں اور پھر ذرا دم لیکر لڑائی شروع کرتی ہیں۔

لڑائی بالکل معمولی بات پر شروع ہو جاتی ہے اور بعض موقعہ ایک جنگ کا خاتمہ مہینوں تک نہیں ہوتا اور برسوں بول چال آمد و رفت بند ہو جاتی ہے۔ اور ان باتوں کا فخر سے ذکر کیا جاتا ہے کہ ہماری فلاں سے لڑائی ہے ایک ظریف کی رائے تھی کہ ضمیر پور کی لڑائی کا آنکھوں دیکھا حال کسی طرح حاصل کرکے بھری جاوے تو [illegible] بیحد مقبول اور دلچسپ ہوں۔ بطور نمونہ اس جگہ ضمیر پور کی دو عورتوں کی زبانی

جناب [illegible] جانی سرے جواب اپنے [illegible] کھڑی ہوئی لڑ رہی تھیں۔

پہلی عورت۔ اخاہ آج بعد مدت زیارت ہوئی۔

دوسری عورت۔ ہاں کئی روز میں اوپر آئی ہوں۔ آپکے دیکھنے کو بہت [illegible] تھا۔

پہلی۔ بُوا تمہارے کتے نے رات بھر ستایا بھری کھیر کی ہانڈی چولھے پر سے گرا دی ذرا رات کو تو موئے کو باندھ دیا کرو۔

دوسری۔ اخاہ تم بڑی [illegible] کتا موا کہنے والی ہوئیں [illegible] میں نے بڑی محنت سے اُسے پالا ہے [illegible] سے زیادہ عزیز ہے جو کوئی میرے کتے کو موا کہے وہ اپنے بچوں کو موا کہے۔

پہلی۔ خوب تم بڑی کہیں کی ہمارا کتا اور ہمارے بچے برابر شاباش ایسے پیار پر خدا کی مار۔

دوسری۔ (زور سے) خدا کی مار کہنے والوں پر خدا کی مار کہنے والوں کے گھر بار پر۔ خدا کی مار کہنے والے کے بیٹے بیٹی پر خدا کی مار۔ ہم پیچھے کیوں ہو۔

پہلی۔ نوج کس کے سر ہے میرے منہ میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ کتوں کی طرح بھوکوں۔

[illegible]۔ کتیا تو اور تیری ماں تیری سات پشت کتیا ہو گئی اپنی دادی کا حال جو لوگوں کے [illegible] محتاج تھی آج تو بڑی شہزادی بن کر بیٹھ گئی کیا ہم کسی کی روٹی دی ہوئی کھاتے ہیں۔

پہلی۔ (گرم ہو کر) میری دادی کو تو چڑیل تو کب دیکھنے گئی تھی۔ تو تیر گھر کی [illegible] [illegible] جانتی ہے۔ ابھی میرا منہ نہ کھلوا

تو رے گھر تنتنا مٹی کا ٹھکرا کھانا پڑتا ہے -

دوسری - کس باجی کے گھر میرے میاں روٹی مانگنے گئے تھے تو اپنی کوکھ

کہ حرام کا مال سارا [illegible] لیا ہے - اور وہی مال اُبل رہا ہے

پہلی - بس اگر اصل کی جنی ہے تو [illegible] کر [illegible] ابھی

مکان پر نہ آوے -

دوسری - تو کسی شریف کی جنی ہے تو اپنی سگی مرغیوں کو روک لے

ان حرام خوروں نے میرا منوں ناج کھا کر کھدیا -

پہلی - اس جھوٹ پر خدا کی مار علی کی پھٹکار -

دوسری - خدا کرے تم پر جھاڑو پھرے اللہ کرے طاعون سارے

گھر کا صفایا کر دے -

پہلی - اللہ رسول چاہیگا اگلی عید [illegible] ہوگا پیر صاحب

اپنا صدقہ ان کافرون کو ٹھیک بنا دو -

دوسری - دیکھ تو کیا ہوتا ہے [illegible] دانہ کو محتاج نہ ہو جائے تو میرا نام -

[illegible] بھی نماز پڑھنی [illegible] ہوں -

پہلی - تیری نمازیں لگے آگ اور پڑے خاک - تیری نماز

تجھی کو کھاوے -

دوسری - خدا تجھے غارت کرے - کافر بکتی ہے اور مجھے بھی

گنہگار کرتی ہے -

پہلی - اچھا [illegible] میرا خدا صبر نہ کرے گا -

دوسری - میں بھی صبر کرتی ہوں [illegible] سب [illegible] کو کھا کر

رہے گا ۔

[illegible] قوم اور اہل حرفہ کی حالت

اس قصبہ میں مغلیہ خاندان کے علاوہ ہندوؤں میں تھوڑے سے گھر
بنیوں اور تیلی تنبولی دھوبی اور مسلمانوں میں نائی اور جولاہے اور قصاب
وغیرہ ہیں گھران کی حالت ہر نوع اچھی ہے [illegible] گو پہلے کی
نسبت جب [illegible] کاریگری کی ملک میں مانگ تھی ذرا خراب حالت
میں ہیں تاہم اچھا گذر کیے جاتے ہیں ۔ نائی خوشحال ہیں کہ یہ معزز نوابوں
کے یہاں سے انعامات خوب حاصل کر چکے [illegible] قصابوں کی حالت قابل
تعریف ہے [illegible] تجارت چرم نے اون کو حیرت انگیز فائدہ پہنچایا ہے
اور یہ لوگ نہایت دیندارانہ زندگی بسر کرتے ہیں اور ہر طرح خوشحال
ہیں ۔ یہاں کے دو تین شیخ تو اس وقت تک بھی بتلائے جاتے ہیں ۔
اور صاحب جائداد بھی ۔ کیونکہ رسالدار کے گاؤں قرضہ میں [illegible]
[illegible] چکے ہیں اور دیگر عوام تیلی تنبولی بھی عیش سے گذر کرتے ہیں ان کی [illegible]
بڑی حویلی کھڑی [illegible] لوگ یہاں فرضی نوابوں کو گراں سود پر قرضہ

نہیں [illegible] زمینداری رہتا ہے [illegible]
عورتوں کے یہ [illegible] اور یہ حالت بس کیا ان میں اور گانے بجانے [illegible]
کچھ فرق ہے مگر حالت عجیب [illegible] ایسی باتوں کی
کیا کمی ہے

سے کھولا گیا۔ مگر جب کوئی نوٹس پڑھنے کے واسطے نہ آیا تو سرکار کو بند کرنا پڑا۔

یہ ہے مجموعی حالت ضمیمہ [illegible] کی جو گوش گزار ناظرین کر دی گئی۔

باب تیرھوان

چھوٹی بیگم

تعلیم و تربیت بھی عجیب نعمت ہے یہی حیوان کو انسان اور انسان کو فرشتہ بنا دیتی ہے۔ ناظرین نے ناول کے پچھلے حصہ میں پڑھا ہے [illegible] کہ وہ ایک عورت دنیا میں پیدا ہوئی جس نے [illegible] اور حیوانی خصلت سے ایک [illegible] گھر کو ویران [illegible] سرسبز باغ کو آناً فاناً میں جلا کر خاک کر دیا۔

بد قسمت ہے وہ خاندان [illegible] منحوس ہے وہ گھر جس میں اس قسم [illegible] کے قدم جائیں اسکی وجہ تھی کہ نہ وہ صرف [illegible] بے علم و جاہل تھی بلکہ وہ ایسی ماں کی گود میں پرورش پا چکی تھی جو خود ناعاقبت اندیش تھی اسی کے مقابل اب آپ چھوٹی بیگم کی تعلیم و تربیت کی زندگی [illegible] رات کے فرق کا لطف حاصل کیجئے۔ کیونکہ [illegible] علم و تہذیب

دیانا چاہت ضروری سمجھا کہ قبل اس کے کہ انگلش صاحب سے ملوں جناب کی
اجازت دریافت کروں کیونکہ اگر انہوں نے مجھے نوکری کی بابت فرمایا تو میں کیا
جواب دونگا۔

راقم آپکا فرمانبردار
رفیق - از علی گڈھ کالج
انگلش ہاؤس

خط ملتے ہی چھوٹی بیگم دل میں بیحد خوش ہوئیں اور خدا کا شکر کیا کہ
اس نے یہ دن دکھایا جس کی تمنا مدت سے تھی۔ صرف دل ہی دل میں
خوش ہوتی رہیں [illegible] وجہ یہ تھی کہ شمیر تو ہیں وہ کسی لیے کو نہ دیکھتی تھیں [illegible]
کی خوشی سنکر دل سے خوش ہوتا۔ آخر ان سے جو جواب [illegible] بیٹے کو لکھا
وہ درج ذیل ہے۔

خط کا جواب

جانِ مادر مسرت نامہ ملا جس سے اسوقت خدا کی خوشی میں دو رکعت
نماز شکرانہ پڑھی اور آئندہ [illegible] آپ کے لئے دعا مانگی کیونکہ ابتک جو کچھ ہوا
ہے اسی کے فضل سے ہوا ہے اور آئندہ جو ہوگا اسی کے کرم سے ہوگا خدا
سب کو ہے اور ہر نئے سے ڈرنا انسانی فطرت ہے مگر [illegible]
زیادہ خوشی [illegible] رفیق کو فارغ التحصیل اور پھلا پھولا
دیکھنے سے پہلے دنیا سے [illegible] میری رائے تو [illegible] انگلش
صاحب سے ضرور ملو [illegible] ملازمت کا ذکر آئے تو نہایت مؤدبانہ طریق
سے کہدو کہ سرکار کے اقبال سے میرے گھر [illegible] کافی ہے

علاوہ اس کے جو وقت بس ملازمت میں صرف کروں گا وہی اپنے علاقہ
کے انتظام میں صرف کروں گا۔ کیونکہ میرے بغیر وہ بھی ابتر حالت
میں ہے بلکہ بہتر ہے کہ اس سے پہلے تم محسن [illegible] تو وہ تمہارے
[illegible] میں ممکن ہے کہ میری رائے غلطی پر ہو میں چاہتی ہوں کہ جب تک
تمہارا نام پاس شدہ طلبا کی فہرست میں شائع نہ ہو جائے تم وہیں رہو اور
جب پاس ہونے کی خبر ملے تو بذریعہ تار مجھے اطلاع دینا اور جب
وقت اور تاریخ مقرر کروں تم جب ہی آنا۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ میں
تم کو جلد کامیاب دیکھوں اور تم اپنے دیدار سے آنکھوں اور مکان کو روشن کرو

راقمہ تمہاری مشتاق اور بے چین ماں

از حضیر پور

رفیق مرزا یہ خط پاتے ہی نواب محسن الملک بہادر کے پاس گئے اور
والدہ کا خط ان کے سامنے رکھ دیا وہ پڑھ کر ہنسے اور بولے رفیق تم
[illegible] خوش قسمت ہو تم کو ایسی دانشمند ماں ملی ہے [illegible]
[illegible] تک [illegible] میرا تمہاری والدہ کی رائے سے
بالکل اتفاق ہے [illegible] اور بہتر ہے یہی قوم کو تم سے
زیادہ توقع رکھنی چاہیے ایک ڈپٹی کلکٹر یا جائنٹ مجسٹریٹ جو خود دوسروں
کی غلامی میں ہے قوم اور ملک کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے جیسا کہ ایک خود مختار
نواب یا راجہ یا تعلقدار۔

سر سید مرحوم کی [illegible] کی تعلیم پر زور [illegible]
[illegible] اگر ایک [illegible] یا ہزاروں [illegible] ہو گئے
[illegible] نظر اسے تک [illegible] کہ سر سید نے سوائے امیروں

نے غریبوں کو کیا نفع پہنچایا میری رائے ہے کہ تم پاس [illegible] گھر جاؤ
اور اپنے علاقہ [illegible] کرو۔ کسانوں اور رعایا کو ہر قسم کا آرام پہنچاؤ تم نے
سب کچھ پڑھا لکھا ہے اُس کے کام میں لانے کا اب موقع ہے۔ بعض
رئیسوں کے لڑکے ایسے بھی نکلے ہیں کہ یہاں سے [illegible] گئے تو مکان
جاکر پولو اور ہاکی میں مصروف ہوگئے یا انگریزی فیشن کا بنگلہ بنوالیا [illegible]
سے ملنا عار سمجھنے لگے [illegible] گئے [illegible] آئے۔

میں ایسے لوگوں کو اُس دشمن قوم [illegible] سخت جانتا ہوں جو تعلیم
تعلیم پائے ہوئے آوارہ ہوجائے کیونکہ اُس نے [illegible] کہ تعلیم میں
اپنا روپیہ اور وقت ضائع نہ کیا۔

پس مجھے تم سے امید ہے کہ تم ان بدنامیوں سے اپنے دامن شہرت
کو بچا کر کام کروگے۔ میری رائے ہے کہ [illegible] پہلے تم [illegible] گانوں میں
ایک ایگریکلچرسٹ (ماہر کاشت) کی حیثیت سے داخل ہونا چاہیے اور
اوس سے فارغ ہو [illegible] اصلاح کی کوشش کرو۔ کیونکہ تمہارے
[illegible] کی حالت جیسا [illegible] قابل رحم ہے۔ رفیق مرزا
سلام [illegible] یونیورسٹی [illegible] ماہ
شہر رہے۔

باب چودھواں

مولوی رفیق مرزا بی اے

رجسٹرار یونیورسٹی کے تار سے معلوم ہوا کہ امسال تو سے بی اے کے امیدواروں میں سے اٹھتر ایم اے او کالج سے کامیاب ہوئے جنمیں سے فرسٹ ڈویزن میں کل سات تھے اور انمیں میں ہمارے رفیق مرزا بھی تھے پاس ہونے کی خوشخبری رفیق مرزا صاحب نے اپنی والدہ کو بذریعہ تار دی و [illegible] تاریخ مقرر ہو کر آگئی اور یہ گھر جانے کو تیار ہوگئے یونین کلب کی طرف [illegible] سے طلبار کو جو کالج چھوڑنے والے تھے دعوت دی گئی جلسہ ہوا ایڈریس پڑھا گیا جس میں قریب قریب کل وہی نصیحتیں تھیں جو جناب محسن الملک نے زبانی کی تھیں اس لئے اُن کا دُہرانا فضول سمجھکر چھوڑ دیا گیا اولڈ بوائز ایسوسی ایشن نے اپنا رخصتی ایڈریس الگ دیا جسکی نقل بجنسہ یہاں کیجاتی ہے۔

رخصتی ایڈریس بخدمت مولوی رفیق مرزا صاحب بی اے سابق [illegible] منجانب ایسوسی ایشن اولڈ بوائے علیگڈھ

پیارے رفیق۔ آج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے ممبر آپ کو [illegible] کی غرض سے جمع ہوئے ہیں۔ آپکی طالبعلمی کا زمانہ ختم ہوگیا [illegible] کے دن رخصت ہوگئے اب آپ کو دنیا کی آزمائش میں پڑنا ہے خدا سے دعا ہے

[illegible]

مکان میں داخل ہوا جہان ماتنا بھری ماں دانشمند اور دوراندیش ماں
اپنے خالہ و خالو [illegible] بیٹے کے دیدار کے انتظار میں کھڑی ہے بیٹا ماں کے
قدموں پر محبت کے آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھیں رکھ دیتا ہے ماں
جلدی سے بیٹے کا سر اٹھا کر ماورانہ پیار کا بوسہ پیشانی پر دیتی ہے اور اس
حقیقی جوش کا اثر حاضرین جلسہ کے دل کو بھر دیتا ہے اس استقبالی دھوم
دھام میں [illegible] دیہات کے ہندو زمینداروں اور کاشتکاروں اور
مسلمان رعایا اور اہل حرفہ کا ہے رفیق مرزا کی برادری نے کھلے دل سے
شرکت نہیں کی کیونکہ اُن کی اخلاقی حالت پہلے لکھی جاچکی ہے وہ اسقدر
خود غرضی میں غرق تھے کہ دوسروں کی اچھی حالت پر خوش ہونا حماقت خیال
کرتے تھے اون کے دلی جذبات کا پتہ گفتگو ذیل سے معلوم ہوگا جو دورا [illegible]
میں ہو رہی [illegible] کے باشندے اور رفیق مرزا کے بھائی بند [illegible]
[illegible] میں —

ایک — کہو دوست کیا حال ہے کل [illegible] بڑی دھوم رہی
دوسرا — اوہ اچھی دھوم دھام بتائی ارے بھائی [illegible]
ہیں جب بیٹا [illegible] بڑی [illegible] ہے [illegible]
[illegible] انگریزی پڑھ کے کیا آیا ہے اسکی [illegible]
ہم نے ایسے گٹ پٹ کرنے والے [illegible]
[illegible] —

پہلا — نہیں یار ہم تو سنتے ہیں [illegible] اے پاس ہوگیا ہے یہ تو
کوئی [illegible] پاس ہے —

یہ ہین کہ جب ہم ہوتے تو آپ نے ابھی مین شکوہ نہین ہے اور اب و بہشت اگر کچھ ہو گا بھی تو کیا نہال کرین گے ۔

پہلا — منحوس ہین صبح صبح اگر نام لو تو روٹی نہ ملے ۔

راوی — حضرات ناظرین یہ عام خیالات کی تصویر ہے جو اس تعدد ازدواج کے ہین اب یہان مولوی رفیق مرزا کو رہنا ہی کیسا ستم ہے ۔

باب پندرہوان

مولوی رفیق مرزا۔ بی اے کی شادی

ایک روز چھوٹی بیگم نے بیٹے کو بلا کر کہا دیکھو رفیق اب میری رائے ہے کہ تمہارا گھر آباد دیکھون اور تمہاری بیل پھلتی پھولتی دیکھکر اپنی آنکھون کو ٹھنڈا کرون بس میری خواہش ہے کہ تم اپنی دولہن اپنی مرضی کی لاؤ اب تم ماشاء اللہ اپنا نفع نقصان سمجھتے ہو. شرع مین کہنے کی شرم ہے تمہاری نگاہ دور تک پہونچتی ہے ۔تمہین پتہ لگاؤ۔ کیونکہ میرے کنبے اور برادری مین تو کوئی لڑکی ایسی نظر نہین آتی کہ تمہارے ساتھ گذر کرسکے یا تم اوس کے ساتھ گذر کرسکو ۔ پھر مین ناحق کو بے جوڑ پیوند لگا کر تمہاری زندگی تلخ کرون مین نہین چاہتی ۔

بیٹا چپ چاپ بیٹھا سنا کیا اور اگلے [illegible] مطلب ادا کرکے ایک اشتہار اخبارون مین چھپوا دیا جس کا مضمون [illegible] ایک تعلقدار کو جو [illegible] ضرورت ہے جو [illegible] تعلیم

یافتہ ہو خط و کتابت بذریعہ ایڈیٹر البشیر ہونی چاہیئے اس اشتہار کا یہ نتیجہ ہوا کہ بیسیوں درخواستیں آئیں جن میں ایک دہلی کی درخواست منظور ہوگئی اور رفیق نے ماں کے سامنے وہ خط رکھدیا اور کہدیا کہ آپ دہلی جاکر بچشم خود دیکھکر اطمینان فرمالیں۔

چھوٹی بیگم صاحبہ دہلی گئیں اور مجوزہ بہو بیگم کو آنکھوں سے دیکھہ آئیں اور کل معاملات زبانی طے کرآئیں۔ باہمی رضامندی سے یہ باتیں طے ہوگئیں کہ شادی کل سادی قسم کی شرعی ہوگی۔ مہر وغیرہ پہلے سے طے ہوگیا اور تاریخ مقرر ہوگئی۔ دہلی سے آکر چھوٹی بیگم نے بلاکر کہا۔ رفیق میں نے تمہاری شادی کے واسطے پورے ایک لاکھہ روپیہ الگ رکھہ چھوڑے ہیں اب تم کو اختیار ہے کہ جس طرح چاہو خرچ کرو۔ میں نے اپنی کفایت شعاری سے یہ رقم تم کو بچادی ہے کہ تم کسی کے ایک پیسہ کے قرضدار نہ ہو۔

رفیق مرزا بولے اس لاکھہ کی رقم کو بعد میں خرچ کرنا ہے فی الحال دو تین ہزار روپے سے کام چل جائیگا۔

یہ کہکر شادی کا چھوٹا سا مختصر سامان کرکے کچھہ کالج کے طلباء کو لیکر دہلی روانہ ہوگئے وہاں ہنسی خوشی نکاح ہوگیا اور دولہن کو لیکر ضمیر پور آگئے۔ مگر ضمیر پور والوں کو معلوم ہوگیا کہ اس قسم کی شادی کی گئی ہے تو چاروں طرف سے لعنت کی بوچھاریں رفیق مرزا اور ان کی ماں پر پڑنے لگیں۔

کوئی کہتا ہے کہ ان کا منہ دیکھنا روا نہیں کوئی وقت کا قارون کہتا ہے کوئی سناتا ہے لوگوں کا کھانا کھاتے ہیں کھلاتا نہیں جانتے۔ مگر یہ ماں بیٹے اسلیے سیکھے تھے کہ سب کی سنا کئیے۔ آخر جب سب بک بک کا کے تھک گئے تو رفیق مرزا نے ایک چھوٹے ولیمہ کا انتظام کیا اور ساری برادری سے

[illegible]
مسلمان بلائے گئے اور سب شریک طعام ہوئے۔ جب سب لوگ کھانا
کھا چکے تو رفیق مرزا نے بھرے مجمع میں یہ اسپیچ دی۔

میرے عزیز بھائیو!

تم کو میری شادی کی نسبت بڑی بڑی امیدیں ہونگی اور خیال ہوگا کہ میں
بھی اپنے مرحوم بھائی کی طرح دھوم دھام کروں گا مگر اون کا جو انجام ہوا اُس
سے آپ واقف ہیں میں نے بھی آپ لوگوں کو پرتکلف کھانا دینے کے
لیئے پورا ایک لاکھ روپیہ الگ رکھ چھوڑا ہے میں اس سے آپ کی اس
کھانے کی دعوت نکروں گا جو صرف چند گھنٹے سے زیادہ آپ کو مدد دے
میں آپ کے روبرو اس سے وہ دستر[illegible] بچھانا چاہتا ہوں جس پر آپ کی
اولاد قیامت تک سیر ہوکر کھاتی رہے۔

میری مراد اس سے ایک اسکول جاری کرنے کی ہے یہ اسکول گویا
آپ ہی کے روپے سے چلیگا کیونکہ دراصل یہ روپیہ آپ ہی کا ہے۔

اس تقریر پر چند سمجھدار لوگ تو بیحد خوش ہوگئے اور باقی سب رفیق کی
اس سمجھ پر افسوس کرنے لگے کہ لڑکے کا دماغ زیادہ پڑھنے سے بگڑ گیا ہے
ورنہ شادی اور اسکول سے کیا تعلق۔ ہم تو سمجھتے تھے آج بریانی کھانے کو ملیگی
یہاں اسکول کھولا جا رہا ہے۔

آخر رفیق مرزا نے بھی کیا کہ بیچ گاؤں میں ایک خوبصورت عمارت
مدرسہ کی بنوائی اور ایک پرائمری اسکول جاری کردیا جو [illegible] رفتہ رفتہ مڈل
تک ہوگیا اور اسی میں ایک شاخ صنعت و حرفت کی بھی کھولدی گئی
اب اس اسکول کی وہ شہرت ہوئی کہ دور دور سے لڑکے آنے لگے اور ایک

تھا ضمیرپور کا ڈنکا بج گیا - ہر طرف اس مدرسہ سے پاس ہو کر نکلے - مولوی رفیق
مرزا اون کی سفارش کرکے اچھی اچھی جگہہ سرکار سے دلواتے جون جون زمانہ
بڑھتا گیا مخالفت بھی کم ہوتی گئی اور لوگون نے اپنے خیرخواہ کی قدر جانی۔

ضمیرپور مین ایک لڑکیون کا بھی مدرسہ کھل گیا - جس کی انچارج رفیق بیگم
تھین - لڑکیون کی تعلیم و تربیت کی ایسی نگرانی ہوتی تھی کہ چند عرصہ کے بعد
اس مدرسہ کی تعلیم یافتہ لڑکی گویا خود دانائی اور سلیقہ کی ضمانت تھی۔

تھوڑے عرصہ مین ضمیرپور کے نوجوان بڑے بڑے عہدون پر نظر آنے
لگے تعلیم نے اونکے دماغ روشن کردئے - تجارت و صنعت مین بھی حصہ لینے لگے
کئی کارخانے روئی اور کپڑے کے مشترکہ سرمائے سے کھولے گئے جس سے
عام غربا اور مزدورون کے واسطے اچھا روزگار نکل آیا۔

چند طالب علم وظیفہ دیکر فن زراعت کا امتحان پاس کرنے کی غرض
سے کانپور بھیجے گئے جہان سے فارغ ہوکر ضمیرپور کے کل مواضعات کے
لئے نئے اصول فن زراعت سکھلائے گئے جس سے ضمیرپور کے کسانون
اور زمیندارون کو بڑا فائدہ پہنچا - مولوی رفیق مرزا نے ایک انجمن قایم کی
جسمین علاوہ اسکول کے انتظام کے ذیل کی باتون کی نگرانی کی۔

(۱) کوئی شخص لڑکا یا لڑکی کی شادی مین کچھ خرچ نہ کرسکے جبتک انجمن کا
اطمینان نہ کردے کہ وہ قرضدار تو نہین ہے۔

(۲) کسی لڑکے کی سگائی شادی جبتک نہ ہو کسی کام سے نہ لگ جائے۔

(۳) مردے کا کھانا تیجہ - چہلم - چھ ماہی - برسی - یک قلم موقوف ہے اگر
پس ماندون کو مقدور ہو تو نقد روپیہ خیرات کے نام سے داخل کرین تاکہ اس
روپیہ سے یتیم اور لاوارث بچون کی پرورش کیجائے۔

(۴) ختنہ - کن چھیدن - چھٹی - چلّے کی رسمین کل بند کر دی جاوین عقد
بیوگان کو جاری کیا گیا - اور یہ قانون ہو گیا کہ وہ لوگ جن کی پہلی بیوی مر چکی
ہے کسی کنواری لڑکی سے شادی نہ کر سکین بلکہ بیوہ بیواؤن کو نکاح
مین لاوین جو کم عمر مین بیوہ ہو گئین ہین - اور مصیبت سے زندگی بسر کر رہی ہین
(۵) عورتون کی دستکاری کا ایک علیحدہ بازار کھلنے لگا اور اس روپیہ سے
زنانہ مدرسے کو امداد دی جانے لگی اور رفتہ رفتہ عورتون کا خود گذر کرنا عیب نہ رہا
(۶) مشترکہ سرمایہ سے ایک بنک کھول دیا گیا جس سے اگر کسی کو ضرورت ہو
تو قرض لے لے جس کی وجہ سے ہزارون زمیندار سود خوار بقالون سے بچ گئے -

تعلیم عجیب شے ہے حیوان کو انسان یہی بناتی ہے -

یہی ضمیر پور تھا ایک زمانہ تھا کہ سامنے اس کا نام نفرت سے لیا جاتا تھا
اور بدمعاش اور شورہ پشتون کی بستی اس کا نام تھا اب یہ حال ہے کہ ضلع
کے کلکٹر صاحب یا دیگر یورپین حکام جب دیکھو آ رہے ہین اور مولوی صاحب کے
مہمان ہین اسکول و بورڈنگ کا معائنہ ہو رہا ہے - سالانہ جلسہ پر سر برآوردہ
اہل قوم کے بزرگ شامل ہوتے ہین ضمیر پور اتفاق کی مثال بنا ہوا
تھا کیونکہ یہان کے باشندون مین جمعیت سے تھی کہ حسد مین ہر شخص جلا جاتا تھا - یا
اب ہمدردی کی گنگا ہے کہ ضمیر پور مین بہ رہی ہے ذرا ایک کو تکلیف ہوئی
کہ سارا قصبہ بے چین ہو جاتا ہے -

اس سے پہلے یہان ہندو مسلمانون کے تعلقات اچھے نہ تھے
مگر اب یہ حال ہے کہ ایک دوسرے کی شادی بیاہ تہوارون مین شرکت
ہوتی ہے اور ایک دوسرے کا درد شریک ہے -

جو نیا حاکم اس ضلع مین آتا ہے ضمیر پور کی سیر ضرور کرتا ہے آبادی روز بروز

بڑی ہی تعریف ہوتی تھی۔ [illegible] پہنچ [illegible] تحفہ

کا انتظام کیا۔ اگرچہ گورنمنٹ نے سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب مرحمت فرمایا۔ چند روز
کے بعد آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات بھی مل گئے اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے
وائس چیرمین بھی ہو گئے۔ [illegible] کہ ملازمت میں کبھی ہرگز ہوتی

مولوی رفیق مرزا صاحب [illegible] آئی۔ سی۔ ایس۔ کے فضل خدا سے اس وقت
دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ [illegible] تعلیم [illegible] صاحب
کی والدہ بالکل ضعیف ہو گئی ہیں۔ گھر کے کام دھندے اور انتظامات سب
بہو بیگم کے ہاتھوں میں ہیں جو بڑی خوش اسلوبی سے چلا رہی ہیں۔ حال میں اخبارات
سے معلوم [illegible] ضمیر پور سے دو لاکھ کی رقم گئی ہے جس میں سے
سب سے بڑی رقم [illegible] صاحب کی ماں کی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ [illegible] گھر میں
اُجالے کے واسطے ایک [illegible] روشن چراغ کافی ہوتا ہے۔ ایک مولوی رفیق مرزا
نے ساری بستی کا نام روشن کر دیا۔ یہ سب کچھ ان کی والدہ صاحبہ کا طفیل
ہے۔ اگر وہ سمجھدار [illegible] ضمیر پور [illegible] ہو گیا تھا۔

خدا کرے جس طرح ضمیر پور کی تقدیر پھری ہے اسی طرح اور شریف
بستیوں کی قسمت پلٹا کرے [illegible] رفیق مرزا پیدا
ہو جائیں گے